پروگرام نمبر : 7 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جولائی 2022ء

قرآن مجید:

اللہ میاں کا خط ہے جو میرا نام آیا

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصاراللہ

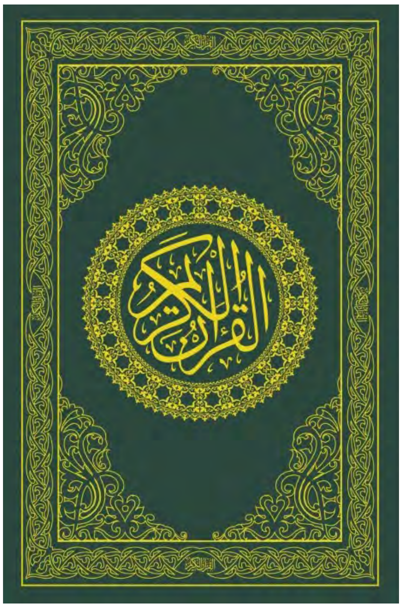

خصوصی ہدایات

مجلس انصاراللہ بھارت بمنظوری حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سال 2022ء کو قرآن کے سال کے طور پر منارہی ہے۔ اس مناسبت سے امسال ہمارا ہر پروگرام خصوصاً تربیتی جلسہ قرآن کریم سے متعلق ہوگا۔ ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔عندالضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جارہا ہے۔سب انصار کو جمع کرکے کم ازکم اسی کو ہی سنایا جائے۔اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔ پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔جزاکم اللہ۔ صدر مجلس انصاراللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

Programme No : 7 JULY 2022

ازطرف: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat, Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ...ضلع..صوبہ...........................

بتاریخ:......................بروز...........................

زیرصدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ)

تلاوت کلام پاک

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ؕ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ○ (الحشر 19-22)

ترجمہ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود اپنے آپ سے غافل کر دیا۔ یہی بدکردار لوگ ہیں۔ آگ والے اور جنت والے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنّتی ہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر ہم نے اِس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تُو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ تفکّر کریں۔

ہفتہ قرآن مجید

جماعت احمدیہ عالمگیر ماہ جولائی میں ہفتہ قرآن مجید مناتی ہے۔ اور یہ سلسلہ دور خلافت ثالثہ سے شروع ہوا ہے۔ اس پورے ہفتہ میں مقامی جماعتیں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق قرآن کریم کے مختلف موضوعات پر تقاریر اور مختلف پروگرامز کرواتی ہیں تاکہ احباب جماعت، خصوصاً نومبائعین نیز نئی نسل کی قرآن کریم کے ساتھ محبت اور عقیدت میں ترقی ہو۔

عہد انصاراللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

قمر ہے چانداوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے!

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے		قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا		بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں		نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلامِ پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز		اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو		وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی		سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز		تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اُس پہ آساں ہے

درس حدیث

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ

رُبَّ قَارٍ یَلْعَنُهُ الْقُرْاٰنُ

بہت سے ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”قرآن شریف تدبر و تفکر و غور سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ رُبَّ قَارٍ یَلْعَنُهُ الْقُرْاٰنُ یعنی بہت سے ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیتِ رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 157)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”قرآن کریم کی طرف خاص اور پوری توجہ دیں اور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارا ہر بچہ، جوان اور بوڑھا، مرد عورت قرآن کریم جانتا ہو اور جانتی ہو جنہیں اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ اس کا ترجمہ جلد سے جلد سیکھیں اور پھر اپنی ساری زندگی کو ہی ایک طرح قرآن کریم پر غور اور تدبُّر کرنے اور اس کے احکام اور شرائع پر عمل کرنے کی طرف متوجہ رہیں۔“ (خطبات ناصر جلد 2 ص 554)

حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ہے تو خدا کا کلام لیکن خدا کے کلام کو بھی پڑھنے میں فرق ہے اس کو سرسری نظر سے پڑھنا اور بات ہے، اور بے دلی سے پڑھنا اور بات ہے، جان ڈال کر پڑھنا اور بات ہے اور پھر مترنم آواز میں پڑھنا آپ کی اندرونی کیفیات کو جگا دیتا ہے، آپ کے اندر تموج پیدا کرتا ہے اور اس تموُّج کے ساتھ قرآن کریم کے مطالب ہم آہنگ ہو کر پھر آپ کے لئے نئے نئے مضمونوں کے گُل کھلاتے ہیں، نئی روشنی عطا کرتے ہیں۔“ (خطبات طاہر جلد 11 ص 746-747)

”ہر بچے کو آپ جب تلاوت کی عادت ڈالنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ اکثر بچوں کو تلاوت کرنی ہی نہیں آتی اور وہ جو میں کئی سال سے انصار، خدام، لجنہ کے پیچھے پڑا ہوا ہوں کہ خدا کے لئے اس طرف توجہ کرو۔ اس نسل کو کم از کم صحیح تلاوت تو سکھا دو ورنہ ہم خدا کے حضور پوچھے جائیں گے اور ہماری اگلی نسلوں کی بے اعمالیاں بھی ہم سے سوال کریں گی۔“

(خطبات طاہر جلد 11 ص 175)

قرآن کے لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے!

’’میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے...اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں...اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 386)

’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔‘‘ (روحانی خزائن جلد 19 ص 13)

’’صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتبِ دینیہ اور احادیثِ نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا یا بدعات سے بھرے ہوئے خشک طریقے، جیسے زمانہ حال کے اکثر مشائخ کا دستور ہو رہا ہے سکھلانا، یہ امور ایسے نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے بلکہ مؤخر الذکر طریق تو شیطانی راہوں کی تجدید ہے اور دین کا رہزن۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دنیا میں پھیلانا بے شک عمدہ طریق ہے مگر رسمی طور پر اور تکلّف اور فکر اور خوض سے یہ کام کرنا اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا مورد نہ ہونا ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں۔ ان کو مجدّدیت سے کچھ علاقہ نہیں۔ یہ تمام امور خدا تعالیٰ کے نزدیک فقط استخوان فروشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں۔‘‘ (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 6-7 حاشیہ)

’’قرآن شریف کی اصل غرض و غایت دنیا کو تقویٰ کی تعلیم دینا ہے۔ جس کے ذریعے وہ ہدایت کے منشاء کو حاصل کر سکے...قرآن شریف کو عمدہ طور پر خوش الحانی سے پڑھنا بھی ایک اچھی بات ہے۔ مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 274-275)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآنِ کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں!

وہ کس حد تک قرآن سے محبت کرتا ہے، اس کے حکموں کو مانتا ہے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ محبت کے اظہار کے بھی طریقے ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ ضروری چیز جو ہر احمدی کو اپنے اوپر فرض کر لینی چاہئے وہ یہ ہے کہ بلا ناغہ کم از کم دو تین رکوع ضرور تلاوت کرلے۔ پھر اگلے قدم پر ترجمہ پڑھے۔ ترجمہ پڑھنے سے آہستہ آہستہ یہ حسین تعلیم غیر محسوس طریق پر دماغ میں بیٹھنی شروع ہو جاتی ہے"

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 112)

"قرآن کریم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ پاک کتاب ہے اور ہر قسم کے ممکنہ عیب سے پاک ہے اور نہ صرف پاک ہے بلکہ ہر قسم کی حسین اور خوبصورت تعلیم اس میں پائی جاتی ہے جس کا کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔ اور اس میں وہ تمام خوبیاں شامل کر دی گئی ہیں جن کی پہلے صحیفوں میں کمی تھی اور اب یہی ایک تعلیم ہے جو ہر ایک قسم کی کمی سے پاک ہے۔ بلکہ اس تعلیم پر عمل کرکے ہر برائی سے بچا جا سکتا ہے۔ اور نہ صرف بچا جا سکتا ہے بلکہ اس کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس تعلیم کو لاگو کرنے سے ہی اپنی اور دنیا کی اصلاح ممکن ہے۔" (خطبات مسرور جلد 3 ص 127)

"بہر حال ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے قرآنِ کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر اُنہیں اصولوں پر چلتے ہوئے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے خُلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے۔ اور پھر اس پر عمل کرنا چاہئے... کیونکہ اب آسمان پر وہی عزّت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے... پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآنِ کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔" (خطباتِ مسرور جلد 2 صفحہ 686,687)

"قرآن کریم ...کو پڑھیں اور غور کریں اور جو چیزیں بھول گئے ہیں۔ بعض لوگوں نے بعض آیات یاد بھی کی ہوتی ہیں لیکن بھول گئے، ان کو دہرائیں، یاد کریں۔ جو احکامات نظروں سے اوجھل ہو گئے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔" (خطبہ جمعہ 11 / جولائی 2014ء)

قرآں مظہرِ شانِ خدا ہے

کلام اللہ میں سب کچھ بھرا ہے		یہ سب بیماریوں کی اک دوا ہے
یہی اک پاک دل کی آرزو ہے		یہی ہر متقی کا مدعا ہے
یہ جامع کیوں نہ ہو سب خوبیوں کا		کہ اس کا بھیجنے والا خدا ہے
مٹا دیتا ہے سب زنگوں کو دل سے		اسی سے قلب کو ملتی جلا ہے
یہ ہے تسکیں دہِ عشاق مضطر		مریضان محبت کو شفا ہے
خضر اس کے سوا کوئی نہیں ہے		یہی بھولے ہوؤں کا رہنما ہے
جو اس کی دید میں آتی ہے لذت		وہ سب دنیا کی خوشیوں سے سوا ہے
جو ہے اس سے الگ حق سے الگ ہے		جو ہے اس سے جدا حق سے جدا ہے
یہ ہے بے عیب ہر نقص و کمی سے		کرے جو حرف گیری بے حیا ہے
ہمیں حاصل ہے اس سے دیدِ جاناں		کہ قرآں مظہرِ شانِ خدا ہے
خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی		فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَوْفَی الْاَمَانِیْ

(کلام محمود)

تقریر:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (الإسراء 83)

قرآں خدا نُما ہے خدا کا کلام ہے! بے اِس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی نوع انسان کی فلاح و بہبودی کے لئے ہر زمانے میں انبیاء ومرسلین کا سلسلہ کو ہی تجویز فرمایا ہے۔ اوران کے ذریعہ احکام الٰہی جاری فرماتا ہے۔ اس سلسلہ کی آخری آہنی شریعت یعنی قرآن کریم لے کر عبد کامل اور ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اوراس شریعت کو اپنانے والوں کو خدا تعالیٰ نے یہ نوید سنائی ہے کہ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (الإسراء 83)

اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے۔

جب ہم اس نہج پر قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ انسانی زندگی کی کوئی بھی ایسی ضرورت نہیں ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر اور رہنمائی موجود نہ ہو۔

سچ ہے: یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالَم ہے جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

سامعین کرام! اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے عاشق قرآن حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو الہاماً فرمایا کہ **اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ**۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔'' (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

چنانچہ آپؑ اپنے متبعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم''۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن۔ جلد 19۔ صفحہ 13)

قرآن مجید کا بیان کردہ بعض ایسے امور پر کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں جن کی طرف توجہ نہ کرنے کی وجہ سے مسلم دنیا نے بہت بھاری نقصان اٹھایا ہے۔

1) وَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (البقرۃ 190) یعنی اور (تم) گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اس کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ”اس میں بتایا کہ کامیابی ہمیشہ ابواب ہی کے ذریعہ اانے سے ہوا کرتی ہے۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے اور دروازوں میں سے داخل ہونے کی بجائے دیواریں پھاند کر اندر داخل ہونا چاہتے ہو تو تمہیں کبھی کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔ مثلاً لڑائی کے زمانہ میں اگر تم ہتھیاروں سے کام لینا نہ سیکھو اور جنگی فنون کی تربیت نہ لو بلکہ یونہی سینہ تان کر دشمن کے سامنے چلے جاؤ۔ تو تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر چھوٹی سے چھوٹی تلوار بھی تمہارے پاس ہو یا تمہیں لاٹھی چلانا ہی آتا ہو تو تم قوم کے لئے مفید وجود بن سکتے ہو۔ پس کامیابی کے لئے ان ذرائع اور اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہوئے ہیں۔“ (تفسیر کبیر جلد 2)

2) إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ (النور 20)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: ”اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم النفس کا ایک ایسا نکتہ بیان کیا ہے جو قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ کیونکہ علم النفس کی تحقیق پہلے زمانہ میں نہیں ہوئی تھی یہ تحقیق انیسویں صدی میں شروع ہوئی اور اب بیسویں صدی میں اس نے ایک علم کی صورت اختیار کی ہے۔ وہ مسئلہ جو قرآن کریم نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ بری باتوں کا مجالس میں تذکرہ نہیں کرنا چاہیئے ورنہ وہی برائیاں لوگوں میں کثرت کے ساتھ پھیل جائیں گی۔“ (تفسیر کبیر جلد 6)

3) وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا (النور 60) یعنی اور جب تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو اسی طرح اجازت لیا کریں۔

اس کی وضاحت میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ”یہ آیت چونکہ خلافت کے ذکر کے بعد آئی ہے اس لئے اس میں کوئی قومی مضمون بیان ہوا ہے۔ تو مسلمان اپنے کمزوری کے وقتوں میں اور زیادہ ہوشیار ہو جاتے جیسا کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے آخری ایام میں۔ اور کسی غیر کو خواہ کتنا ہی بے ضرر نظر آتا اپنے نظام کے پاس پھٹکنے نہ دیتے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو نہ حضرت عثمانؓ کی شہادت ہوتی اور نہ حضرت علیؓ کی ...مگر افسوس ہیکہ مسلمانوں نے اپنی طاقت کے زمانے میں اس ہدایت پر عمل نہ کیا اور اپنی حفاظت سے ایسے غافل ہوئے کہ دشمن انہیں تباہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک بھی گھروں کے دروازے ہوتے تھے جن کے کھولے بغیر کوئی شخص اندر داخل

نہیں ہوسکتا تھا لیکن خلافت عباسیہ اور خلافت اندلس اور خلافت فاطمیہ میں دروازے نہیں ہوتے تھے گویا زینت مقدم ہوگئی تھی اور حفاظت نفس مؤخر ہوگئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی خلفاء غلاموں کے ہاتھ سے مارے گئے۔'' (تفسیر کبیر جلد 6)

4) لغویات کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''تیسری چیز جو موجودہ زمانہ کے لحاظ سے لغو میں شامل ہے وہ ناچ ہے۔ انگریزوں میں کسی زمانے میں ناچ بہت برا سمجھا جاتا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ لوگوں نے اسے اختیار کرنا شروع کر دیا... قرآن کریم نے وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ (النور 32) میں عورتوں کے لئے اپنے پیروں کو اس طرح زمین پر مار کر چلنے سے بھی منع فرمایا ہے جس سے ان کی زینت کا اظہار ہو۔ اور ناچ میں زینت کا اخفاء کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس ناچ بھی مال اور اخلاق کو تباہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے... پس گانے کی طرح ہر قسم کا ناچ بھی ایک لعنت ہے جس سے نوجوانوں کے اخلاق بگڑتے اور قوم کے اموال تباہ ہوتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد 6)

سامعین کرام! قرآن کریم اس طرح ہر ایک امر میں ہماری رہنمائی کرتا ہے اور شیطانی جال سے بچنے کے طریقہ سے آگاہ کرتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''یہ وہ پاک کتاب ہے جو ایک دستور العمل کے طور پر شریعت کو مکمل کرتے ہوئے، انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک دل پر نازل فرمائی اور پھر جہاں ضرورت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اپنے فعل سے اپنے قول سے اس کی وضاحت فرما دی اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کو اپنے سر پر قبول کرو۔'' (از شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں)

حضور انور ایدہ اللہ کے دعائیہ کلمات پر میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:

''اللہ کرے کہ ہم اور ہماری اولادیں اور آئندہ تا قیامت جو بھی آنے والی نسلیں ہوں، جنہوں نے مسیح محمدی کو مانا ہے، وہ قرآنِ کریم سے حقیقی رنگ میں محبت رکھتے ہوئے اس کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں، اور اس کی برکات سے ہر دم فیض پاتے چلے جانے والے ہوں۔'' (خطبہ جمعہ 16 دسمبر 2011ء)

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں ۔۔۔ جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا ۔۔۔ فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ